سردار ساجد محمود*

ثمینہ ساجد**

# بھارتی یوم جمہوریہ کشمیریوں کیلئے یوم سیاہ کیوں؟

**ABSTRACT**

*The republic day of India, 26th January, is observed as a black day by Kashmiri people of both sides of line of control and living across the world. India is considered to be the largest democratic state in the world, then why Kashmiri people are continuously observing her democratic day being a black day. What the reasons are behind development of this philosophy of people struggling for their birth rights, the right of self-determination. India celebrates this day enthusiastically to prove herself a great democratic state while Kashmiri people observe this day through demonstrations against illegal occupation, in human and non-democratic behavior of India. This paper highlights the reasons to observe the Indian republic day as a black day by Kashmiri people.*

***KEY WORDS:*** *Republic Day, Black Day, India, Human Rights, Freedom Movement, Right of Self-determination*

* انچارج ریسرچ ونگ، جموں و کشمیر لبریشن سیل کشمیر سنٹر لاہور

** ریسرچ سکالر، پاکستان سٹڈی سنٹر، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور

بھارتی قوم 26 جنوری کو ہر سال 1950 سے لے کر تا حال یوم جمہوریہ کے طور پر مناتی ہے کیونکہ نومبر 1949 میں تیار کیے گئے بھارت کے آئین کو 26 جنوری 1950ء میں باضابطہ طور پر نافذ کیا گیا۔ جس کی رو سے انڈیا کو جمہوریہ بھارت کا درجہ دیا گیا تھا۔ تمام تر اختلافات کے باوجود بھارتی سیاستدانوں کی سیاسی حکمت عملی کو داد دینا پڑتی ہے کہ انہوں نے جمہوری سفر کو کامیابی اور کامرانی سے جاری وساری رکھا ہوا ہے۔ بھارت میں بسنے والی اقلیتی قومیتوں کے ساتھ تمام تر زیادتیوں، ناانصافیوں اور زیر قبضہ دیگر ریاستی عوام کے ساتھ ظلم و جبر اور قتل عام جیسی حکمت عملی پر عمل پیرا ہونے کے باوجود قومی وسائل کے استعمال میں بد دیانتی کے مرتکب نہیں ہوئے اور نہ ہی قومی مفاد کے خلاف کوئی کام کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارتی جرنیلوں اور دیگر سیکورٹی کے اداروں کو ملکی نظام کو ہاتھ میں لینے کی کبھی ضرورت محسوس نہ ہو سکی۔ اس طرح تمام ادارے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے قومی مفاد کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں۔ یوم جمہویہ کی مناسبت سے جہاں ایک طرف سارے بھارت میں خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ثابت کرنے کے لئے مختلف تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے تو وہاں دوسری طرف مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ سے زائد فوجی دستوں کی بندوقوں اور ٹینکوں کے سائے تلے خطہ کشمیر کو متحدہ بھارت کا حصہ قرار دینے کے لئے یوم جمہوریہ بھارت کے حوالے سے تقریب بھی منعقد کی جاتی ہے جب کہ اس موقع پر آل پارٹیز حریت کانفرنس مقبوضہ کشمیر کی کال پر مقبوضہ و آزاد کشمیر کے علاوہ پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیری بھارت کے یوم جمہوریہ کو "یوم سیاہ" کے طور مناتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد خان اپنے ریسرچ آرٹیکل بعنوان... " Kashmir Dispute: A Legal Perspecitve" میں لکھتے ہیں کہ " دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت نے کشمیر کے 66٪ علاقہ پر غیر جمہوری انداز سے قبضہ کرر کھا ہے۔ جہاں آزادانہ انتخابات ممکن نہیں اور انسانی حقوق کی پامالیوں کے خلاف اٹھنے والی آواز کو گرفتاریوں ٹارچر اور ہلاکتوں کے زریعے دبا دیا جاتا ہے۔[1]

[1] Dr. Muhammad Khan, Kashmir Dispute: A Legal Perspective, NDU, Journal, 2015, P.137 www.ndu.edu.pk

گزشتہ دنوں راقم سے کسی نے بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر کشمیریوں کی طرف سے "یوم سیاہ" منانے کی وجہ پوچھی اور کہا کہ آپ لوگوں کو بھارت کے جمہوری ملک ہونے کے ناطہ "یوم جمہوریہ" منانے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

قارئین محترم! کشمیری عوام کو بھارت کے جمہوری ملک ہونے پر اعتراض ہے اور نہ ہی کوئی خاص دلچسپی لیکن بھارتی جمہوریت اور سیکولرازم کے تمام تر دعوے حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ کیونکہ

1. بھارت میں سرعام جمہوری اقدار کی پامالی کرتے ہوئے سکھوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے حقوق کو غصب کیا جاتا ہے۔
2. بھارتی حکومت کی آشیرباد سے ہی دراصل اقلیتوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔
3. آج بھی خود کو سیکولر کہنے والے بھارت میں کسی بھی اعتبار سے مذہبی آزادی کا نام و نشان تک نہیں۔ مسجدوں اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانا معمول ہے۔ مسلمانوں پر آج بھی وہاں طرح طرح کی پابندیاں عائد ہیں۔ مذہبی رسومات کی روشنی میں قانون سازی کرتے ہوئے گاؤکشی کو منع کیا گیا ہے حالانکہ مسلمانوں اور عیسائیوں کی مذہبی تعلیمات کے خلاف ہے۔
4. بھارت میں بنائے جانے والے قوانین میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے حقوق کا بالکل ہی خیال نہیں رکھا گیا ہے۔
5. 27 اکتوبر 1947ء کی صبح 9 بجے سے لے کر تا حال بھارت نے ریاست جموں وکشمیر کے ایک بڑے حصہ پر فوجی یلغار کرتے ہوئے جبری تسلط قائم کر کہ کشمیری عوام کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے کشمیر کے برابر کسی بھی خطے میں سات لاکھ [2] سے زائد فوجی اور نیم فوجی دستوں کی

---

[2] Farooq A. Rather, Armed conflicts in J& K and Its Impact on Society: A Case study of Kashmir Valley, International Journal of Scientific and Research Publications, volume 3, Issue 2, February 2013 2 ISSN 2250-3153, p.01 www.ijsrpl.org

موجودگی کا دنیا بھر کے کسی کونے میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کسی خطے میں اگر اتنی تعداد میں فوج موجود ہو بھی اور بھارتی دعوے کے مطابق فرض کیا یہ مان لیا جائے کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے تو بھارتی فوج اس اعتبار سے دنیا کی واحد فوج ہے جو سرحدوں کے بجائے اپنے ہی ملک کے عوام کو بندوق اور ٹینکوں کی گولیوں سے فتح کرنے میں مصروف ہے۔[3]

سوشیالوجی ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف کشمیر سرینگر کے ریسرچ سکالرز محمد سلیم جہانگیر اور انیسہ شفیع کی تحقیق کے مطابق جمہوریت میں عوام کو فیصلوں کا حق حاصل ہوتا ہے۔ جمہوری اقدار کے حامل معاشرے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا تصور تک نہیں ہوتا مگر کشمیر کے معاملے میں اگر جمہوریت کا جائزہ لیا جائے تو حقیقی جمہوریت کہیں بھی نظر نہیں آتی خاص کر گزشتہ دو دہائیوں سے کشمیری عوام کی تکالیف اپنی حد کو چھو رہی ہیں۔ UN چارٹر کی روشنی میں حاصل تمام انسانی حقوق کو بری طرح پامال کیا جا رہا ہے۔[4]

کشمیر پر بھارتی قبضہ کے ضمن میں بھارتی حکمرانوں کے دعوے اور قصے کہانیاں اپنی جگہ مگر تاریخی اور زمینی حقائق ان دعوؤں کے برعکس اور بھارتی جھوٹ کی قلعی کھولنے کیلئے کافی ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ کشمیر میں اپنی فوجیں داخل کرنے کے بعد کشمیریوں کی طرف سے سخت ترین مزاحمت اور پاکستان کی طرف سے مدد کے خطرات کے پیش نظر از خود بھارت سیاسی حکمت عملی کے تحت مسئلہ کشمیر یکم جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔[5] کیا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے اور اقوام متحدہ کے کمیشن فار انڈیا اینڈ پاکستان کی طرف سے منظور ہونے والی قراردادوں کو بھارت نے تسلیم

---

[3] سردار ساجد محمود، یوم جمہوریہ بھارت کی حقیقت، روزنامہ، کشمیر ایکسپریس، 26 جنوری، 2015۔

[4] Muhammad Saleem Jahangir and Aneesa Shafi, Status of human rights in democratic setup: Experiment of sociology, University of Kashmir, India, Academic journals, vol.4, p.4-

[5] Kashmir in Security Council complaint by India, 01, Jan, 1948

نہیں کر رکھا ہے؟[6] کیا اقوام متحدہ کے چارٹر اور تسلیم شدہ قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو "حق رائے دہی" حاصل نہیں ہے؟ کیا بھارت نے کشمیری عوام، پاکستان اور ساری دنیا سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ مسئلہ کشمیر، کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے گا؟[7]

تاریخی حقیقت یہ ہے کہ بالا تمام سوالوں کے جوابات ہاں میں ہیں اور زمینی حقیقت یہ ہے کہ بھارت تمام تر وعدوں اور قراردادیں تسلیم کرنے کے باوجود خود اپنی ہی باتوں سے مکر گیا ہے۔ کشمیریوں اور دنیا سے کئے گئے وعدوں اور اعلانات سے خود کو بری الزمہ سمجھتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو غیر اہم اور پرانی تصور کرتا ہے۔ کشمیریوں کے خون سے ہولی کھیلنے میں مصروف اور کشمیریوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک تاریخی اور زمینی حقیقت ہے کہ کشمیری عوام نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق "حق خودارادیت" کے حصول تک جد وجہد جاری رکھنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ جب تک کشمیری نسل کا ایک بچہ بھی زندہ رہے گا اس وقت تک آزادی کے حصول کے لیے غاصب اور جابر ملک کے وحشی ودرندہ صفت فوجیوں کا بھرپور مقابلہ کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ کشمیری عوام آزادی کیلئے سیاسی و نظریاتی جدوجہد کو تیز سے تیز کرنے کے لئے کمربستہ ہیں۔ بھارت کا یوم آزادی ہو یا یوم جمہوریت یا پھر کوئی اور خوشی کا دن کشمیری عوام کے لیئے بھارت کا ہر ایک خوشی وشادمانی کا قومی دن یوم سیاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ جب کوئی قوم یا کوئی ملک ناجائز تسلط جما کر دوسری قوم یا ریاست کے عوام کو محکومی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دے تو محکوم قوم کے مظلوم افراد ظالم کے خلاف سینہ سپر نہ ہوں، احتجاج نہ کریں تو پھر کیا کریں۔

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کی دعویدار بھارتی حکومت نے کشمیر پر اپنا غیر قانونی اور ناجائز تسلط قائم کرر کھا ہے۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ مصنف و محقق الیسٹر لیمب اور دیگر محققین کی تحقیق سے

---

[6] U.N Security Council Resolution, August 13, 1948 and Jan, 05, 1949.
[7] Statements & Commitments made by Indian leadership, published by, Jammu & Kashmir Liberation Cell Muzaffarabad.

یہ ثابت ہے کہ مہاراجہ کی طرف سے کشمیر کے بھارت کے ساتھ الحاق کی دستاویز پر دستخط سے قبل بھارت نے اپنی باقاعدہ افواج سری نگر ائرپورٹ پر اتارتے ہوئے بین الاقوامی قوانین کی سرعام دھجیاں بکھیری ہیں۔[8] غیر قانونی طور پر کشمیریوں کی سرزمین میں اپنی فوجیں داخل کر کے مارشل لاء نافذ کر کے بندوق کے زور پر جمہوریت کو پروان چڑھانے کی لاحاصل کوشش کی جارہی ہے۔ بھارت اپنے غیر آئینی قبضے کو قانونی تحفظات مہیا کرنے کے لئے اقوام عالم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے جدوجہد آزادی کے لئے کوشاں کشمیری عوام پر دہشت گردی کا لیبل چسپاں کرنے کی کوشش میں مصروف عمل ہے۔

26 جنوری کو ہر سال نام نہاد جمہوریت کی سب سے بڑی دعویدار بھارتی حکومت "یوم جمہوریہ" کے طور پر مناتی ہے۔ جمہوریت کے بھرپور دعوے کئے جاتے ہیں اور دنیا بھر میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ بھارت سیکولرازم اور جمہوریت کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اس سلسلے میں جمہوریت کے فروغ اور اہمیت سے روشناس کروانے کے لئے مختلف تقریبات اور سیمیناروں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ لیکن صد افسوس کہ جمہوریت کے فروغ کے لئے تقریریں جھاڑنے والے بھارتی حکمرانوں اور سیاستدانوں کی اکثریت جمہوری اقدار کی پامالی اور جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ اس ضمن میں معروف کالم نگار سجاد اظہر پیرزادہ کے مضمون "بھارت کا یوم جمہوریہ کشمیریوں کا یوم سیاہ" سے حاصل کیا گیا درج ذیل اقتباس قارئین کی نذر کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "26 جنوری 1950 کو جمعرات کے دن بھارت کے بابائے دستور ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر کا 26 نومبر 1949ء کو تیار کردہ آئین بھارت میں نافذ کیا گیا۔ جس کے بل بوتے پر بھارتی حکومت دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت اور لبرازم کی دعویدار ہے۔ یوم جمہوریہ تو منایا جاتا ہے مگر اسی ہندوستان کے زیر قبضہ علاقے مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان سرکار کے غیر جمہوری رویے کے خلاف کشمیری عوام یوم سیاہ منا رہے ہیں۔ وہاں کے لاکھوں شہری ہندوستانی

[8] Sardar Sajid Mehmood, Facts of Accession and Indian Intervention in Kashmir, Kashmir Center Lahore (JKLC) Muzaffarabad, October,2015, P.33-34.

فوج اور ہندوستان سرکار کے نا قابل بیاں ظلم کیخلاف اپنے حق آزادی کے حصول کے لیے یوم سیاہ منا رہے ہیں۔ گزشتہ سال آج ہی کے دن بی جے پی حکومت کو اپنا لٹریچر ایوارڈ واپس کرنے والے ہندوستان کے ممتاز تاریخ دان میمن لال جی نے یہ کہا تھا کہ "کشمیر میں امن ہونا چاہیے کشمیریوں کو بھی ان کا حق ملنا چاہیے۔ ہم سب کو حقوق دینے کے حق میں ہیں"۔[9]

غیر جانبدار بھارتی دانشوروں کی رائے کے برعکس اور عالمی برادی، پاکستان اور کشمیری عوام کے ساتھ کیے گئے وعدوں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی عملاً نفی کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں بھارت نے بدترین مظالم اور قتل و غارت گری کی انتہا کر رکھی ہے۔ اب تک پانچ لاکھ سے زائد نہتے کشمیری حصول آزادی کے لیے جام شہادت نوش کر چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں کشمیری بھارت کے نام نہاد سیکولر اور جمہوری چہرے کو بے نقاب کر کے اقوام عالم پر اس کا اصل استعماری اور منافقانہ کردار واضح کرتے ہیں۔ اپنے پیدائشی حق "حق خود ارادیت" کے حصول کی جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کی تجدید کرتے ہیں۔[10]

سجاد شوکت نے یوم سیاہ کے حوالہ سے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ "26 جنوری کو ایک طرف تو انڈیا اپنا یوم جمہوریہ منا رہا ہے تو دوسری طرف کنٹرول لائن کے دونوں اطراف اور دنیا بھر میں مقیم کشمیری بشمول پاکستانی بھائیوں کے کشمیر پر بھارت کے غیر قانونی قبضہ کیخلاف یوم سیاہ منا رہے ہیں۔ بھارت 1989 سے کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کا مرتکب ہو رہا ہے اور کریک ڈاؤن، کرفیو، سرچ آپریشنز، قتل عام، ٹارگٹ کلنگ، جلاؤ گھیراؤ، ٹارچر، خواتین کے ساتھ جنسی زیادتیوں اور جعلی مقابلوں جیسے ظالمانہ اقدامات اور اوچھے ہتھکنڈوں سے کشمیری مسلمانوں کے حوصلوں کو پست کر کے زیر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جموں و کشمیر ڈسٹرب ایریاز ایکٹ اور آرمڈ فورسز سپیشل پاور ایکٹ کے ذریعہ

[9] سجاد اظہر پیرزادہ، روزنامہ، نوائے وقت، لاہور، 26 جنوری 2017 صفحہ، 16

[10] رپورٹ سلطان سکندر، روزنامہ، نوائے وقت، لاہور 26، جنوری، 2017 صفحہ 16

سیکورٹی فورسز کو کشمیریوں کے قتل عام کا لائسنس دے رکھا ہے۔ ہیومین رائٹس ایشیا واچ اور ایمنسٹی انٹر نیشنل جیسی بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی بد ترین پامالیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے مذکورہ بالا قوانین کے نفاذ کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ جبکہ نیو دہلی کے نزدیک حق خود ارادیت کا مطالبہ کرنے والے کشمیری عوام سے مذاکرات کے بر عکس گولی کی زبان میں بات کرنا ہی بہترین راستہ ہے جو انڈیا کی اعلی جمہوری اقدار اور سیکولرازم کی زندہ مثال ہے۔[11]

تاہم قابل داد اور قابل تحسین بات یہ ہے کہ بھارتی سیاستدانوں نے نہ تو حکومت کی باگ ڈور جرنیلوں کے حوالے کی نہ کبھی چور دروازوں سے اقتدار کی خواہش میں جمہوری نظام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور نہ ہی بھارتی جرنیلوں نے حکومت حاصل کرنے کے لئے شب خون مارنے کی کوشش کی۔ یہی ایک مثبت پہلو ہے جس نے دنیا کی جمہوریت پسند قوتوں کو مرعوب کر رکھا ہے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ جس نے بھارتی سیاستدانوں کی بات میں وزن بڑھا رکھا ہے۔ حالانکہ اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو بھارتی سیاستدان اور حکمران طبقہ ہی دراصل جمہوریت پسند ہونے کے باوجود عملی طور پر جمہوری اقدار کو پامال کرنے کا ذمہ دار ہے۔ حکومتی ایماء پر ہی مختلف علاقوں میں ایمرجنسی نافذ کی جاتی ہے اور شہری آبادی کے علاقوں پر فوج کشی کی جاتی ہے۔ ایک طرف جمہوریت کے دعوے کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف عوام کی مرضی اور خواہشات کے بر عکس عمل کیا جاتا ہے۔ مذہبی آزادی کے بلند و بانگ دعوے کئے جاتے ہیں۔ بھارت کو سیکولرازم کا نشان بتایا جاتا ہے مگر عملی طور پر گجرات میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ پنجاب میں سکھوں کی حق تلفی کی جاتی ہے۔ ہندوازم کے فروغ کے لئے باقی ماندہ تمام مذاہب پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ بھارتی حکمران کشمیر کو بھی سیکولرازم کی نشانی قرار دیتے ہیں جو سورج کے سامنے انگلی رکھ کر سورج کو غائب کرنے کے مترادف ہے[12] کیونکہ ساری

[11] Sajjad Shukat, Daily, Pakistan, Observer 26, January, 2017. P15

[12] سردار ساجد محمود، فرنٹ لائن، بھارتی یوم جمہوریہ، یوم سیاہ، روزنامہ اوصاف، اسلام آباد، 27،26 جنوری، 2010

دنیا جانتی ہے کہ کشمیری عوام اپنی مرضی سے نہیں بلکہ زبردستی بھارت کے ساتھ رہنے پر مجبور ہیں۔وہ اپنے بنیادی جمہوری حق "حق خود ارادیت" کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں

یہی وجہ ہے کہ جہاں ایک طرف حکومتی سطح پر یوم جمہوریہ منایا جاتا ہے وہاں دوسری طرف کشمیری عوام دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی آباد ہیں "یوم سیاہ" منا کر اقوام متحدہ اور عالمی طاقتوں پر یہ واضح کرتے ہیں کہ کشمیر پر ناجائز تسلط جما کر بھارت نہ صرف غاصبانہ قبضہ کا مرتکب ہوا ہے بلکہ کشمیریوں کے پیدائشی حق "حق خود ارادیت" کے حصول کیلئے جدوجہد میں سب سے بڑی رکاوٹ بن کر جمہوری اقدار کی پامالی اور اصول شکنی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔[13]

اس ضمن میں بھارتی قبضہ کے خلاف اور حق خود ارادیت کے حصول کے لئے مقبوضہ و آزاد جموں و کشمیر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں مقیم کشمیری بھارتی قبضے کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں۔ ریلیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ کشمیر میں جاری ظلم و ستم اور جمہوری اقدار کے فروغ کیلئے اور اپنے حقوق کے حصول کے لئے کی جانے والی کاوشوں سے اقوام متحدہ اور عالمی طاقتوں کی توجہ مبذول کروائی جا سکے۔اقوام متحدہ کے مبصر دفتروں میں یادداشتیں پیش کی جاتی ہیں،اقوام متحدہ اور عالمی طاقتوں سے بھر پور مطالبہ اور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالیں۔

اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کے لئے بھارت کو مجبور کریں تاکہ مسئلہ کشمیر کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق حل ہو سکے۔حق و انصاف کے تقاضے ادا ہو سکیں۔صرف وسط ایشیا ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں امن قائم ہو سکے کیونکہ دنیا کا امن ایشیا سے اور ایشیا کے امن کا کشمیر سے براہ راست تعلق ہے۔لیکن نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط اس جدوجہد اور بے پناہ قربانیوں کے باوجود اقوام عالم بالخصوص عالمی طاقتوں کی آنکھوں پر مفادات کی پٹی بندھی نظر آتی ہے۔اقوام متحدہ کے پاس

---

[13] Dr. Ejaz Hassan, Kashmir dispute an International Law perspective, Quaid-E-Azam, chair, Quaid-E-Azam, University, Islamabad. PP 102-103.

ایسی کوئی فورس نہیں اور جن کے پاس فورس ہے انہیں ظالم اور مظلوم میں پہچان کرنا مشکل ہے۔ مظلوم اگر ظلم کا مقابلہ کرے تو وہ دہشت گرد اور ظالم کا ظلم ان کے نزدیک کسی بھی طرح دہشت گردی نظر نہیں آتا۔ یہی نہیں بلکہ جمہوری اصولوں کی بنیاد پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے منظور ہونے والی قراردادوں کی کھلے عام خلاف ورزی اور عملدرآمد نہ کرنے کے باوجود بھارت کو جمہوریت کے علمبردار ہونے کے سرٹیفکیٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ یہ سراسر زیادتی، ناانصافی، غیر جمہوری طرز عمل اور جمہوری اقدار کی پامالی کے مترادف ہے جو کہ اقوام متحدہ اور عالمی طاقتوں کی بے حسی کا نتیجہ ہے۔ اقوام متحدہ کے ذمہ داران بالخصوص محترم سیکرٹری جنرل اینٹونیو گیٹرس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے حق خود ارادیت کے حصول کے لئے سراپا احتجاج کشمیری بچوں، ماؤں، بہنوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کی آواز کو محسوس کریں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کشمیری قیادت کی طرف سے پیش کی جانے والی یادداشتوں اور اپیلوں کو ردی کی ٹوکریوں میں نہ پھینکا جائے بلکہ کشمیری عوام پر ہونے والے جبر و تشدد اور ظلم و زیادتی کا ازالہ کیا جائے۔

حسب معمول رواں سال بھی 26 جنوری کو بھارت نے سب سے بڑے جمہوری ملک کے دعویدار ہونے کے ناطے نہ صرف پورے ہندوستان بلکہ بھارت کے زیر تسلط دیگر ریاستوں میں سنگینوں کے سائے تلے سخت ترین حفاظتی اقدامات میں یوم جمہوریہ منایا۔ سرکاری سطح پر تقریبات اور جشن کا اہتمام کر کے نام نہاد جمہوریت کا راگ الاپنے کی سعی ہی نہیں کی بلکہ دنیا کو یہ باور کروانے کی کوشش بھی کی گئی کہ بھارت "جمہوریت" کا عظیم علمبردار ہے۔ یوم جمہوریہ کو یوم سیاہ منانے کے حوالہ سے جی این بھٹ لکھتے ہیں کہ "گزشتہ 30 برسوں سے بھارت کے لیے مقبوضہ کشمیر میں یوم جمہوریہ کی تقریب بھرپور فوجی پہرے اور فضائی نگرانی کے باوجود صرف چند منٹ کے لیے جھنڈا لہرانے اور ترانے تک ہی محدود رہتی ہے۔ پھر کشمیری مجاہدین آزادی کے خوف سے سارا بوریا بستر گول کر دیتے ہیں۔ سری نگر میں کرفیو نافذ کر کے بھارت بخشی سٹیڈیم میں اپنی نام نہاد جمہوریت کے موقع پر جھنڈا لہراتا ہے۔

بھارتی مظالم کی انتہا اور ممنوعہ اسلحہ کے استعمال کے باوجود مغربی ممالک، عرب اور دیگر مسلمان برادر ممالک کے حکمران بھی بھارت سے سیاسی و تجارتی تعلقات اور ذاتی مفادات کی بنا پر کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ جو دنیا بھر میں امن واستحکام کا ٹھیکیدار فورم تصور کیا جاتا ہے وہ بھی روائیتی بیان سے بڑھ کر کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ دنیا بھر کے بڑے ممالک بھارت کو کشمیر میں انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر کچھ نہیں کہتے وہاں کے حالات کو بہتر بنانے کے مشورہ دیتے ہیں۔ او آئی سی، اے بھی کبھی کبھار بھارت کی مذمت کر کے اپنا فرض کفایہ ادا کرتے ہیں۔[14]

یہی وجہ ہے کہ قول و فعل میں واضح تضاد اور بھارت کے اصل کردار کو دنیا کے سامنے لانے اور بھارت کے نام نہاد جمہوریت کا پول کھولنے کی غرض سے آزاد و مقبوضہ کشمیر سمیت دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے ہمیشہ کی طرح بھارتی یوم جمہوریہ کو "یوم سیاہ" کے طور پر منا کر نام نہاد جمہوریت اور سیکولر ازم کے خلاف احتجاج کر کہ بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب کیا۔

یوم جمہوریہ کے موقع پر کشمیری قوم کا احتجاج اس امر کا مظہر ہے کہ بھارت میں نہ تو حقیقی جمہوریت رائج ہے اور نہ ہی وہاں اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہیں۔ جب تک بھارت کشمیری عوام کو حق خودارایت نہیں دیتا اور مقبوضہ جموں و کشمیر سے جارح افواج کے انخلاء کے بعد رائے شماری کے انعقاد کا اہتمام نہیں کرلیتا۔ بھارت کو جمہوری ملک کہلانے کا حق ہر گز حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدا جانے بھارتی جمہوریت کے کیا اصول اور تقاضے ہیں کہ عوام کی سوچ اور رائے کو جہاں پنپنے کی اجازت نہیں، بنیادی حقوق کیلئے جدوجہد کی پاداش میں ظلم و تشدد، ٹارچر سیلوں کا قیام اور کمزور اقلیتیوں کے حقوق اور آزادی کو سلب کرنا اور بے گناہ اور معصوم کشمیریوں کے خون سے ہولی کھیلنا، پر امن مظاہرین پر لاٹھی چارج، آنسو گیس کا استعمال اور اندھا دھند گولیاں چلانا کہاں کی جمہوریت ہے۔ کشمیری عوام پر ڈھائے

---

[14] جی این بھٹ، روزنامہ، نوائے وقت، لاہور، 26، جنوری، 2017 صفحہ، 16

جانے والے مظالم اور بھارتی جمہوریت کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے حبیب اللہ سلفی لکھتے ہیں کہ "بھارتی فوج کی طرف سے پیلٹ گن اور مرچی گرینڈز جیسے ممنوعہ ہتھیاروں کے استعمال سے نہتے کشمیر عوام کی آنکھیں ضائع ہو رہی ہیں اور وہ مختلف وبائی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔[15]

مقبوضہ کشمیر میں یوم سیاہ منانے کی پاداش میں حریت رہنماؤں کی گرفتاری و تشدد بھارتی جمہوریت کا ہی وطیرہ ہو سکتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں ساڑھے سات لاکھ سے زائد فوج کی موجودگی اور ظلم و تشدد، اغواء، ٹارچر سیل، عصمت ریزی اور سب سے بڑھ کر 70 سالوں سے خطہ کشمیر پر ناجائز، غیر اخلاقی، غیر آئینی اور غیر قانونی تسلط جماتے ہوئے کشمیریوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھنا۔ کیا یہ سب کچھ جمہوریت کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ کشمیریوں کی طرف سے یوم سیاہ منانے کا مقصد دراصل جہاں ایک طرف نام نہاد بھارتی جمہوریت کی اصل تصویر کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ وہاں دوسری طرف جمہوریت کی حقیقی روح اور تقدس کو پامالی سے بچانا بھی ہے۔ جہاں بھارتی ظلم و جبر کی داستانوں کو منظر عام پر لانا ہے وہاں اپنے بنیادی حق آزادی و خودارادیت کے حصول کیلئے عالمی برادری کے ضمیر کو جھنجوڑنا بھی ہے۔

ڈاکٹر زاہد حسن چغتائی اپنے مضمون "بھارت کے یوم جمہوریہ پر سوالیہ نشان" میں لکھتے ہیں کہ سیکولرازم کے نام پر قائم ہونے والا بھارت آج کشمیر میں انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیر کر آگ و خون کے کھیل میں مصروف ہے۔ مظلوم کشمیری عوام کے پیدائشی حقوق کا غاصب ہے اور یہی وجہ ہے کہ بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر کشمیری مسلمانوں کے دل خون کے آنسو روتے ہیں۔ بھارت اگر سیکولر اور جمہوری ملک ہے تو اسے اس کے شواہد پیش کرنا ہوں گے۔ مظلوم کشمیری عوام کو پابند سلاسل کرنے سے خود اس کی سالمیت پر سوالیہ نشان لگ چکا ہے۔ بھارت کے متعصب ہندوؤں کو یوم جمہوریہ مناتے

---

[15] حبیب اللہ سلفی، 2017 کشمیر کے نام، روزنامہ، پاکستان، لاہور، 26، جنوری 2017 صفحہ، 15

ہوئے "نیا سفر ہے پرانے چراغ گل کر دو" کے مشورے کو بالا آخر ماننا پڑے گا۔[16]

معروف کشمیری حریت رہنما سید علی گیلانی نے کہا ہے کہ 1947 سے لیکر آج تک ساڑھے چھ لاکھ سے زائد کشمیریوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے ہیں مگر اس کے باوجود بھارت ٹس سے مس نہیں ہوا اور مسئلہ کشمیر کے حل کی طرف توجہ دینے کے بجائے اس نے مقبوضہ کشمیر پر غاصبانہ تسلط جما رکھا ہے۔ ہم صاف طور پر یہ کہتے ہیں کہ بھارت کے نام نہاد انسانیت اور جمہوریت کے دعوے کھوکھلے ہیں مظلوم کشمیر عوام کو اللہ کی مدد اور نصرت کے بعد پاکستان سے ہی امیدیں وابستہ ہیں۔[17] فریڈم پارٹی جموں و کشمیر کے چیئرمین شبیر احمد شاہ نے کہا کہ کشمیریوں پر اس قدر ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے کہ اب تک چھ لاکھ سے زائد شہادتیں ہو چکی ہیں۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ پچیس ہزار خواتین بیوہ ہوئی ہیں۔ تاریخ میں ایسی قربانیوں کی مثال ملنا مشکل ہے۔ پاکستان کشمیریوں کا وکیل اور امیدوں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ جس نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے۔[18]

یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی آزاد و مقبوضہ کشمیر سمیت دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے بھارتی نام نہاد جمہوریت کے خلاف بھرپور مظاہرے کئے اور یوم سیاہ کے حوالے سے تقریبات کا انعقاد کیا۔ مقبوضہ وادی میں آل پارٹیز حریت کانفرنس کی کال پر مکمل ہڑتال ہوئی۔ احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں نکالی گئیں۔ کاروبای و تجارتی مراکز، تعلیمی ادارے بند رہے۔ سڑکوں پر ٹریفک معطل رہی جس سے نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا۔ صدر آزاد کشمیر سردار مسعود خان اور وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں کشمیر راجہ فاروق حیدر نے یوم جمہوریہ بھارت کو یوم

---

[16] ڈاکٹر زاہد حسن چغتائی، بھارت کے یوم جمہوریہ پر سوالیہ نشان، روزنامہ، نوائے وقت، لاہور، 26 جنوری، 2017، صفحہ، 16

[17] حبیب اللہ سلفی، 2017 کشمیر کے نام، روزنامہ، پاکستان، لاہور، 26، جنوری، 2017 صفحہ، 15

[18] حبیب اللہ سلفی، 2017 کشمیر کے نام، روزنامہ، پاکستان، لاہور، 26، جنوری، 2017 صفحہ، 16

سیاہ کے طور پر منانے کا فیصلہ کرتے ہوئے آزادی تک جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کے اعادہ کی تجدید کی اور کہا کہ بھارتی فوج کی ظلم و بربریت کشمیریوں کے جذبہ حریت کو کسی بھی صورت کمزور نہیں کر سکتی کشمیری عوام جرأت و پامردگی اور حوصلہ کے ساتھ اپنے موقف پر قائم ہیں[19] اس موقع پر مظفر آباد، باغ، راولاکوٹ، کوٹلی اور میرپور میں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ لندن، برسلز اور اسلام آباد میں بھی مظاہرے کئے گئے۔[20] جبکہ بھارت نے جمہوریت کے سنہری اصولوں کو سبوتاژ کرتے ہوئے وادی کشمیر کو فوجی چھاونی کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے۔ جگہ جگہ ناکہ بندیاں اور سڑکوں پر بلٹ پروف گاڑیاں کھڑی کر کے بنکرز اور خصوصی دستوں کی تعیناتی کی گئی۔ لوگوں کو شدید سردی میں کھڑا کر کے ان کی جامع تلاشی کی جاتی رہی۔

سرینگر کے ایک معروف انگریزی اخبار ڈیلی گریٹر کشمیر کی رپورٹ کے مطابق مزاحمتی تحریک کی مشترکہ قیادت کی طرف سے 26 جنوری یوم جمہوریہ بھارت کو یوم سیاہ منانے کے حوالے سے کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی تمام کاروباری مراکز اور پرائیوٹ ادارے بند رہے۔ سڑکیں ریگستان کا منظر پیش کر رہی تھیں اور صرف و صرف سیکورٹی فورسز کے اہلکاران اور سیکورٹی کی گشت کرنے والی گاڑیاں دکھائی دیتی تھیں۔ سری نگر میں ہر طرف ملٹری اور پیراملٹری فورسز کے دستے تعینات کیے گئے تھے اور پیدل چلنے والے افراد کی زبردستی شناختی پریڈ کی جاتی رہی۔[21]

سید علی گیلانی نے کامیاب ہڑتال کے موقع پر اپنے ایک بیان کے ذریعہ کشمیری عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کامیاب ہڑتال نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کشمیریوں کو بھارت کے یوم جمہوریہ سے کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی کسی بھی قسم کی دلچسپی ہے بلکہ کشمیری عوام بھارت کے غاصبانہ قبضہ کے خلاف

---

[19] رپورٹ، روزنامہ، کشمیر لنک، لاہور و اسلام آباد، 26 جنوری، 2017

[20] روزنامہ جنگ، اسلام آباد، روزنامہ، نوائے وقت، لاہور، 27، جنوری، 2016 صفحہ، 16

[21] www.greaterkashmir.com/news/front-page/kashmir-shauts-on26

بر سرپیکار ہیں۔ حالیہ عوامی بغاوت حکمرانوں کے لیے واضح پیغام ہے جسے انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ حقائق سے پردہ پوشی بے سود ہے۔ عوامی خواہشات کا احترام کرنے کے بجائے ظالمانہ اقدامات سے حق کی آواز کو دبایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک اپنی لڑائی جاری رکھیں گے جب تک ہندوستان کا آخری سپاہی سرزمین کشمیر سے نہیں نکل جاتا۔[22]

جموں وکشمیر پیلٹ وکٹمز ایسوسی ایشن سرینگر نے کشمیری عوام پر پیلٹ گن فائرنگ کی زمہ دار فورسز کو قرار واقعی سزا دینے کے مطالبے کو دہراتے ہوئے بھارتی جمہوریت کو سوالیہ نشان بناتے ہوئے کہا ہے کہ "کیا بچوں، نوجوانوں، خواتین اور بوڑھے افراد کو پیلٹ گن فائرنگ اور دیگر ممنوعہ ہتھیاروں کے استعمال سے بینائی سے محروم کرنا ہی بھارتی جمہوریت ہے؟ کونسی جمہوریت طلباء کو تعلیم سے محروم کرنے، آنکھوں سے محروم کر کے معذور کرتے ہوئے ساری زندگی دوسروں کے مرہون منت کرنے کی اجازت دیتی ہے؟ جموں کشمیر پیلٹ وکٹمز ایسوسی ایشن کے ترجمان نے اپنے بیان میں ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صرف جولائی 2016 سے نومبر 2016 کے دوران ایک سو سے زائد افراد کو ہلاک کیا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں بے گناہ افراد کو زخمی کرتے ہوئے کئی افراد کو بینائی سے بھی محروم کیا گیا۔ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جمہوریت کے پرچار کے اس دن کے موقع پر اس سارے عمل کے ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے۔[23]

معروف کالم نگار خالد بیگ اپنے مضمون "بھارتی یوم جمہوریہ اور پاکستان کیخلاف خفیہ جنگی آپریشن کی تیاریاں" میں یوں رقمطراز ہیں "کشمیری عوام آج بھی سڑکوں پر ہیں اور بھارتی فوج سے لاٹھیاں کھارہے ہیں۔ بندوق کی گولیوں کی جگہ پیلٹ گن کارتوسوں نے لے لی ہے۔ کشمیری مر رہے اور نابینا ہو رہے ہیں لیکن آزادی سے کم پر بھارت سے بات کرنے کو تیار ہی نہیں اور بھارت ہے کہ پاکستان کو تباہ کرنے پر تلا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ بھارت یوم جمہوریہ تو مناتا ہے لیکن کشمیریوں کو ان کا جمہوری

---

[22] Daily, Greater Kashmir, Srinagar, Friday, January, 27, 2017.
[23] Daily, Greater Kashmir, Srinagar, Friday, January, 27, 2017.

حق دینے کو تیار نہیں اور اپنی اس منافقت پر بھارت کو رتی بھر شرمندگی بھی نہیں ہے۔[24] آزادی اظہار رائے کا بنیادی حق اور جمہوریت کا براہ راست تعلق ہے لیکن کشمیر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، احتجاج اور مظاہروں کی کوریج میں بھی بھرپور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[25] بھارتی آئین کے آرٹیکل 19 شق (1) کے مطابق تمام شہریوں کو آزادی اظہار رائے کا حق حاصل ہے یعنی ہر کوئی آزادانہ طور پر تقریری، تحریری یا اشاعت اور تصویروں یا دیگر ذرائع سے اپنے تحفظات اور رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو بھارت کشمیر میں ریاستی سیکورٹی کو بہانہ بنا کر خود اپنے ہی آئین کی مذکورہ بالا آرٹیکل کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہا ہے۔[26] تھامس جیفرسن کا قول ہے "The promise of democracy is 'life' liberty, and the pursuit of happiness اور مذکورہ بالا قول حقیقت کا روپ صرف اسی صورت میں دھار سکتا ہے جب بھارت کشمیری عوام، پاکستان اور بین الاقوامی برادری سے اپنے کیے گئے قول و قرار پر عملدرآمد کرتے ہوئے کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ رائے شماری کا موقع دے گا بصورت دیگر بھارتی جمہوریت، جمہوریت کے نام پر بدنما دھبہ ہی تصور کی جائے گی۔[27]

بھارتی یوم جمہوریہ کے موقع پر کشمیریوں کی طرف سے یوم سیاہ منانا فطری امر ہے کیونکہ بھارت نے خطہ کشمیر پر 1947ء سے نا صرف ناجائز اور غیر قانونی قبضہ جما رکھا ہے بلکہ کشمیر عوام کے

---

[24] روزنامہ، نوائے وقت، لاہور، 26، جنوری، 2017، صفحہ، 16

[25] Asma Jan, world's largest democracy and rights to freedom of Expression in Media in Kashmir. www.internationalseminar.org.asmajan.P.1

[26] Asma Jan, world,s largest democracty and Asma Jan, world,s largest democracty and rights to freedom of Expression in Media in Kashmir.www.internationalseminar.org.asmajan.P.1seminar.org.asmajan .PP.4-5

[27] Asma Jan, world,s largest democracty and rights to freedom of Expression in Media in Kashmir. www.internationalseminar.org. P.23

پیدائشی اور جمہوری حق "حق خودارادیت" سے محروم کرر کھا ہے۔ کشمیری عوام پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ کشمیریوں کی نسل کشی کے ساتھ ساتھ نوجوان نسل کو پیلٹ گن اور مرچی گرنیڈ جیسے ممنوعہ ہتھیاروں کے استعمال سے بینائی کی نعمت سے محروم کیا جارہا ہے۔ کشمیری عوام کو جمہوری حق دینا تو دور کی بات AFSPA, TADA, POTA, DAA, اور پبلک سیفٹی ایکٹ جیسے کالے قوانین اور کرفیو کا نفاذ کرتے ہوئے تمام لوگوں کو گھروں کے اندر محصور ہونے پر مجبور کر دینا ہی شاید نام نہاد بھارتی جمہوریت کی اعلیٰ اقدار کا لازمی جزو ہے جس پر جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کے سر فخر کی بجائے شرم سے جھکنے چاہئیں مگر عملی طور پر ایسا نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆ڈا